جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز کے پروفیسرز کی حضور انور سے ملاقات

جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز کے درج ذیل 10 پروفیسرز صاحبان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

=پروفیسر سوزانے شروٹر صاحبہ (Schroter)۔ موصوفہ فرینکفرٹ یونیورسٹی کے شعبہ علم الانساب (Ethnology) کی ڈائریکٹر ہیں اور یونیورسٹی کے تحقیقی مراکز برائے عالمی اسلام کی بھی سربراہ ہیں۔

=اولیور بیرٹرانڈ صاحب (Bertrand)۔ یہ پروفیسر شروٹر صاحبہ کے شعبہ میں بطور محقق کام کرتے ہیں۔

پروفیسر جمال ملک صاحب۔ موصوف ایرفورٹ (Erfurt) کی یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔ پاکستانی نژاد ہیں۔

=پروفیسر فوس صاحب (Füss)۔ یہ ماربرگ (Marburg) یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔

ڈاکٹر محمد ولدان صاحب (Wildan)۔ یہ انڈونیشیا سے کچھ عرصہ کے لئے ماربرگ یونیورسٹی میں تحقیق کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

=ڈاکٹر بوڈن شٹائن صاحب (Bodenstein)۔ موصوف فرینکفرٹ یونیورسٹی میں اسلامیات کے شعبہ میں پڑھاتے ہیں۔

=رداء انعام صاحبہ گیسّن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

=عاصمہ اوگر تنک صاحبہ (Öger-Tunc)۔ یہ بھی گیسّن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

=ڈاکٹر یورگن مکش صاحب (JürgenMiksch)۔ موصوف ابراہیمی مذاہب فورم کے صدر ہیں۔

ڈاکٹر مصباح الرحمٰن صاحبہ یونیورسٹی فرینکفرٹ میں شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

ان سبھی پروفیسرز صاحبان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا۔

❁......**ایک خاتون پروفیسر نے عرض کیا کہ وہ مذہب اور کلچر میں فرق کے حوالہ سے دریافت کرنا چاہتی ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: مذہب اور کلچر دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس کے لئے آپ ''دیباچہ تفسیر القرآن'' پڑھیں۔

حضور انور نے انتظامیہ کو فرمایا: سب کو یہ کتاب مہیّا کی جائے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں یہ ذکر ہے کہ مذہب کی کیوں ضرورت ہے اور اسلام کی کیوں ضرورت ہے۔ مذہب کیا ہے اور کلچر کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مذہب کا یہ کام ہے کہ وہ بتائے کہ لوگ کس طرح اپنی زندگی گزاریں اور کن راستوں کو اختیار کریں۔ یہ نہیں کہ لوگ اپنے عمل سے اپنے کلچر سے مذہب کو تبدیل کرتے پھریں۔

مذکورہ خاتون پروفیسر سوزانے شروٹر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی ہوں اُس وقت حضور کو بہت دور سے دیکھا تھا اور فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ اب مَیں حضور کے سامنے بیٹھی ہوں اور فاصلہ بہت کم ہے۔ قریب سے ملاقات ہو رہی ہے اس سے مجھے بہت خوشی ہے۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ حضور ایک بڑی عاجز شخصیت ہیں۔

❁......**ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** مذہب کے نام پر یہودیوں اور عیسائیوں میں بہت فرقے ہیں اور سب اپنی اپنی جگہ سیٹل (settled) ہیں۔ لیکن اسلام میں جو فرقے ہیں وہ آپس میں اختلافات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں۔ بحیثیت مسلمان یہ ہماری ذمّہ داری ہے کہ ہم ان اختلافات کو ختم کریں اور اس مسئلہ کو حل کریں اور سب اکٹھے ہوں۔

❁......**ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کی کمیونیکیشن سنّیوں کے ساتھ کیا ہے۔ کیا اس میں کوئی بہتری آئی ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہم تو اوپن (open) ہیں جو ہم سے بات چیت کرنے کے لئے آنا چاہتا ہے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں لیکن جو مخالف انتہا پسند ہیں وہ نہیں آتے لیکن ہم تیار ہیں اور اگر پلیٹ فارم مہیّا ہو تو جو باتیں کامن (common) ہیں، مشترکہ ہیں ان پر بات ہو سکتی ہے۔ خدا ایک ہے، رسول ایک ہے، قرآن کریم ایک ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ایک ہے، ان پر بات ہو سکتی ہے۔ سوائے ان مضامین کے اور امور کے جو مختلف آراء رکھتے ہیں جیسے فقہی امور وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ کہ اُن چیزوں کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترکہ ہیں۔ پس ہم تو تیار ہیں لیکن دوسری طرف سے مخالف آتے نہیں۔

❁......**ڈاکٹر محمد ولدان صاحب آف انڈونیشیا نے سوال کیا کہ لاہوری اور قادیانی میں کیا فرق ہے اور یہ کیا ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: جو اصطلاح ہے وہ قادیانی کی نہیں، مبائع احمدی کی ہے اور غیر مبائع کی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جنہوں نے نظام خلافت کو قبول کیا وہ مبائع احمدی ہیں اور جنہوں نے قبول نہیں کیا وہ غیر مبائعین ہیں۔ جنہوں نے نظام خلافت کو چھوڑا یہ امیر لوگ تھے۔ اب یہ انتہائی محدود تعداد میں چند ملکوں میں ہیں، ساؤتھ امریکہ کے بعض ممالک میں ہیں وہ ہر ملک میں ان کے اپنے اپنے سسٹم ہیں، پاکستان میں اپنا نظام ہے اور انڈونیشیا میں ان کا اپنا نظام ہے۔ ان کا کوئی ایک لیڈر نہیں ہے۔ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ آپس میں تقسیم ہوئے ہوئے ہیں۔

دوسری طرف جماعت احمدیہ کا ایک امام، ایک خلیفہ ہے۔ ساری دنیا میں ایک ہی لیڈر ہے۔ یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا ہر جگہ ساری دنیا میں احمدی جماعتیں ایک ہی نظام اور ایک ہی خلیفہ کے تحت ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں بہت سے ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو خلافتِ احمدیہ کو نہیں مانتے لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مجدّد مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرے دور خلافت میں بہت سے غیر مبائعین نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے اور ہمارے ساتھ مل گئے ہیں۔ ہم تو بڑھ رہے ہیں لیکن یہ غائب ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ رہتا ہے۔ کمیونیکیشن ہوتی ہے۔ برلن (جرمنی) میں ان کی مسجد ہے اور سب سے پہلی مسجد ہے۔ مَیں خود وہاں گیا ہوں اور ان لوگوں سے ملا ہوں۔

❁......**ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ حضور انور کے سر پر جو پگڑی ہے کیا یہ کوئی خاص لباس ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: یہ ایک روایتی لباس ہے۔ مجھ سے پہلے گزشتہ خلفاء نے بھی یہ لباس استعمال کیا تھا۔

فرمایا: کوئی خاص پاکستانی لباس نہیں ہے۔ شلوار قمیص، ٹراؤزر، جین جو مرضی پہننا چاہتے ہیں پہن لیں۔ مختلف اقوام کے مختلف لباس ہیں۔ ایک یورپین کلچر ہے۔ عرب اپنا لمبا لباس استعمال کرتے ہیں۔ انڈونیشیا کا مختلف کلچر ہے۔ وہاں مختلف رنگوں والی شرٹس پہنتے ہیں۔ اس طرح ہر جگہ کا اپنا لباس ہے۔ اسی طرح ہر جگہ کی اپنی اپنی ٹوپی (Cap) ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب جرمنی کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اب امیر صاحب نے اپنی خاص طرز کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔

❁......**داڑھی کے حوالے سے ایک استفسار پر حضور انور نے فرمایا** کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو آپؐ کی سنّت پر چلیں۔ ایک مرد کو مرد کی طرح نظر آنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مونچھیں تراشنا اور داڑھی رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: داڑھی رکھنا سنت تو ہے لیکن کتنی ہونی چاہئے یہ آپ پر ہے، جتنی چاہیں جس طرح چاہیں رکھیں۔

❁......**ابراہامک (Abrahamic) مذاہب اور غیر ابراہامک مذاہب کے باہمی تعاون کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمام اقوام میں نبی بھجوائے۔ تو جب خدا کی طرف سے تمام مذاہب ہیں تو پھر آپس میں سب کا باہمی تعاون ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں جو مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں، ہم سب ایک ملک کے باشندے ہیں۔ اس لئے آپس میں سب کو باہمی تعاون سے پیش آنا چاہئے۔ یہ اصول بنا لیں کہ کوئی بھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف نہ بولے۔ ہر مذہب دوسرے مذہب والوں کا احترام کرے۔ آپ نے ہندوؤں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اگر آپ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا نہ کہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ گائے ہمارے لئے حلال ہے۔ ہم آپ کی خاطر اس کا گوشت نہ کھائیں گے یا آپ کے سامنے نہ کھائیں گے۔ ہم سب کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی عزت کریں اور ایک دوسرے کی روایات کا احترام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم تو ہر طرح سے تعاون کرتے ہیں اور تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ آج بھی قادیان ہندوستان میں، ہندو، سکھ ہمارے پروگراموں میں آتے ہیں۔ وہ ہماری عزت کرتے ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں احمدیوں سے ہی حقیقی اسلام کا پتہ چلا ہے۔

❁......**ایک سوال یہ کیا گیا کہ مذاہب کے بارہ میں جس طرح پلاننگ اور منصوبہ بندی کے ساتھ یہاں کے سکولوں میں ابراہامک (Abrahamic) مذہب سکھاتے ہیں۔ کیا پاکستان میں ایسا ہو سکتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں اگر آپ اس قابل ہیں کہ انتہا پسندی سے ملک کو بچا سکتے ہیں تو ممکن ہے، ورنہ نہیں۔ فرمایا: فرقوں کے آپس کے اختلافات ہی ختم نہیں ہوتے۔ سعودی عرب میں سلفی اور وہابی کہتے ہیں کہ ہم ممتاز ہیں اور ہم بالا ہیں۔ پاکستان میں ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے خلاف بات کرتا ہے اس لئے وہاں تو ایسا ممکن نہیں۔ لیکن ہمیں یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے درمیان اور سب کے درمیان امن کی فضا قائم ہو۔

❁......**ایک خاتون پروفیسر نے سوال کیا کہ جرمنی میں**

آپ کی کمیونٹی کافی active ہے۔اب آپ کا آگے کا کیا پلان ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:**

ہم تو اس ملک میں بھی اور ساری دنیا میں بھی اسلام کی صحیح، حقیقی تصویر بنانا چاہتے ہیں۔ ہم ایک مشنری آرگنائزیشن ہیں۔ افریقہ میں ہمارے رفاہ عامہ کے کام بہت زیادہ ہیں اور یہاں جرمنی میں کم ہیں۔قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ ضرورتمندوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو۔تو مشنری ورک، تبلیغ کے کاموں کے علاوہ ہم رفاہ عامہ کے کام بھی کرتے ہیں۔چیریٹی واک کے پروگرام بھی ہوتے ہیں اور جو رقوم اکٹھی ہوتی ہیں وہ ہم مختلف Charities میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے قبل ایک آرگنائزیشن 'حلف الفضول' کے ممبر تھے۔ یہ آرگنائزیشن مظلوموں، غریبوں، ضرورتمندوں کی مدد کرتی اور ان کو ان کے حقوق دلواتی تھی۔ نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اب بھی یہ آرگنائزیشن والے مجھے بلائیں تو میں ان میں شامل ہوں گا تا کہ غریبوں کی مدد کروں۔

❁......ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا آپ کا پاکستان واپس جانے کا کوئی ارادہ اور پروگرام ہے۔ آپ کے لوگ حب الوطن ہیں؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** اگر ملک انتہا پسندوں سے خالی ہو جائے تو احمدی واپس جاسکتے ہیں اور وہاں سیٹل بھی ہو جائیں گے۔ جب تک 1974ء کا قانون موجود ہے پاکستان میں رہنے کے لئے یہ شرط ہو کہ ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کہیں تو پھر وہاں رہیں تو یہ ممکن نہیں ہے۔

پاکستان کے وہ لوگ جن کو علم نہیں ہے ملّاں نے ان کو گمراہ کیا ہوا ہے اور ملّاں ان لوگوں کو جماعت کے خلاف بھڑکاتے ہیں، اپنی مساجد میں بھڑکاتے ہیں۔ ملّاں کی ایک سٹریٹ ویلیو ہے اور وہ ملک میں کسی کے خلاف بھی عوام کو بھڑکا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم تو باہم مل کر رواداری اور بھائی چارہ سے رہنا چاہتے ہیں لیکن دوسرے رہنے نہیں دیتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک پاکستان میں احمدیوں کے بارہ میں غیر مسلم کا قانون ہے اس ملک میں کبھی تبدیلی نہیں آسکتی۔

❁......ایک پروفیسر نے یہ سوال کیا کہ آپ کی عورتیں آزاد نہیں ہیں، ڈانسنگ کے پروگراموں میں نہیں جاتیں، تھیٹر میں جانے پر پابندی ہے۔

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:**

آئرلینڈ سب سے زیادہ عیسائیت پر عمل کرنے والا ملک ہے۔ اب انہوں نے Homosexuality کا قانون پاس کیا ہے۔حالانکہ قرآن کریم اس کو گناہ کہتا ہے اور بائبل بھی اس کو گناہ کہتی ہے۔ اب انہوں نے اس قانون کے بنانے کے لئے ریفرنڈم کیا ہے تو ریفرنڈم کے ذریعہ یہ قانون بنایا ہے اور آرچ بشپ نے کہا ہے کہ ریفرنڈم کی وجہ سے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنا پڑی ہے کہ Homosexuality کا قانون ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اصل یہ ہے کہ لوگ مذہب کو follow کریں اور مذہب پر چلیں۔ نہ یہ کہ مذہب کو لوگوں کے عمل کے مطابق ڈھالا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور احمدیہ کمیونٹی میں خواتین اپنے مختلف پروگراموں میں involve ہوتی ہیں اور اپنے سارے پروگرام خود کرتی ہیں اور آزادی سے کرتی ہیں۔

جلسہ سالانہ یوکے میں ایک جرنلسٹ خاتون لجنہ جلسہ گاہ میں آئی تھی۔لجنہ جلسہ گاہ خواتین کارکنات نے خود آرگنائز کیا تھا۔ ان کے اپنے پروگرام تھے۔تو اس خاتون جرنلسٹ نے بعد میں بتایا کہ یہاں آنے سے قبل میرے تحفظات تھے کہ نہ جانے مجھ سے کیا سلوک ہوتا ہے اور مجھے کن پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہاں تو میں نے زیادہ آرام محسوس کیا ہے۔ آزادی سے سب کام ہو رہے تھے۔ میں چرچ جاتی ہوں وہاں مجھے کبھی اتنی عزت نہیں ملی جتنی یہاں ملی ہے۔ سولہ سترہ ہزار خواتین اپنے پروگراموں میں آزاد تھیں۔ مجھے یہاں مزا آیا ہے۔ مرد حضرات میری طرف دیکھ نہیں رہے تھے۔ میں نے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے محفوظ پایا۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں یورپین خواتین نے جب اسلام قبول کیا تو قبول اسلام سے پہلے ان کی سوسائٹی فری تھی۔ اب اسلامی تعلیمات پر چلتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم زیادہ آرام میں ہیں اور اپنے آپ کو زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ ہماری خواتین ڈاکٹرز ہیں، انجینیئرز ہیں، ٹیچرز ہیں اور وہ حجاب میں زیادہ آزادی محسوس کرتی ہیں اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہیں۔ تو آزادی کی قدریں مختلف ہیں۔ اگر ان کا احساس ہو جائے تو ایسے سوال نہ اٹھیں۔

❁......ایک سوال یہ کیا گیا کہ جہاں آپ کی تعداد دوسروں سے زیادہ ہے وہاں آپ اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ میں اقلیتیں تھیں اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی عیسائی اور یہودی اقلیت میں تھے ان کے تمام حقوق دیئے گئے اور اسلامی حکومتوں میں ان کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ پر جنگ مسلّط کی جائے تو جواباً اپنا دفاع کرنا پڑے تو جنگ کے دوران پادریوں کو نہیں مارنا، کسی چرچ اور Synagogue پر حملہ نہیں کرنا اور اسے نقصان نہیں پہنچانا۔ چنانچہ جنگ میں بھی اقلیتوں کی حفاظت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ میں 98 فیصد آبادی احمدیوں کی ہے اور باقی وہاں عیسائی بھی ہیں اور کچھ ہندو بھی ہیں۔ اپنے پورے حقوق کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ عیسائیوں کو چرچ کے لئے ہم نے زمین بھی دی۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کہتا ہے لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ کسی کو حق نہیں کہ وہ مذہب میں دخل اندازی کرے۔

❁......ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آئرلینڈ میں Gay Marriage کا فیصلہ ہوا ہے تو وہاں کے احمدی کیا کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمنی میں بھی احمدی رہ رہے ہیں۔ یوکے میں بھی رہ رہے ہیں؟ ابھی یوکے پارلیمنٹ میں اس بارہ میں بڑا فخریہ اظہار کیا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ میں تیس چالیس فیصد لوگ Homosexual ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن لوگوں کو کوئی Psychological یا نیچرل پرابلم ہے تو پارلیمنٹ کا یہ کام نہیں کہ ان کو ڈسکس کرے اور ان پر کوئی بحث کرے۔ اسی طرح پارلیمنٹ کا یہ کام نہیں ہے کہ یہ بحث کرے کہ عورتیں حجاب لیں یا نہ لیں، مساجد کے مینار بنائے جائیں یا نہ بنائے جائیں۔ ہر قوم، ہر مذہب کی اپنی اپنی روایات ہیں ان میں دخل اندازی نہیں ہونی چاہئے۔ جو لوگ Homosexuality میں مبتلا ہیں تو کیا ضرورت ہے کہ پارلیمنٹ میں ان کی باتوں کو اوپن کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو آئرلینڈ میں ریفرنڈم ہوا ہے۔ آئرش احمدیوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ آئرش احمدی تو ایک شہری کی حیثیت سے وہاں رہ رہے ہیں اور اپنے کردار سے، اپنے رویہ سے ایسے قوانین سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرے نزدیک یہ Law، یہ قانون ملک کو Spoil کر دے گا۔ یہ لوگ اس قانون کے ذریعہ اپنے بدانجام کو دعوت دے رہے ہیں۔

❁......ایک سوال یہ کیا گیا کہ احمدی کون ہے؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ امام مہدی اور مسیح آخری زمانہ میں آئے گا اور آپ نے امام مہدی و مسیح کے آنے کی نشانیاں بھی بیان فرمائیں تو آپ کی پیشگوئی کے مطابق وہ مہدی و مسیح آ چکا اور جو نشانیاں بیان فرمائی تھیں وہ سب پوری ہو چکیں، سارے نشانات پورے ہو چکے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1889ء میں احمدیہ کمیونٹی کا آغاز کیا۔ اور ہم نے آپ کو قبول کیا۔ ہم ایک خدا، ایک قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیینؐ مانتے ہیں۔ آپؐ کے بعد نئی شریعت کے ساتھ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہاں ظلّی نبی آسکتا ہے۔

جہاں تک دوسرے مسلمانوں کا تعلق ہے وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیحؑ نے آسمان سے آنا ہے اور وہ ابھی تک آسمان سے مسیحؑ کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں اور اب تو پندرہویں صدی آ چکی ہے۔ پس احمدی مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہر مسلمان احمدی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام محمدؐ اور احمدؐ ہیں۔ ہم نے احمدی نام رکھا تا کہ ہمارا شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبعین میں ہو۔ حنبلی، شافعی، حنفی، مالکی وغیرہ نام ہم نے نہیں رکھے۔

باقی قرآن کریم تو کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی مسلمان تھے۔ جو بھی اپنے مذہب کی سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔

❁......ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ دنیا کے مذہبی لیڈرز سے رابطہ رکھتے ہیں۔ کیا پوپ اور دلائی لامہ سے ملے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے تو ملنے کا چانس نہیں ہوا۔ 1924ء میں جب جماعت کے دوسرے خلیفۃ المسیح نے یورپ کا دورہ کیا تو آپ اٹلی بھی تشریف لے گئے اور وہاں پوپ سے ملنے کی کوشش کی تو پوپ نے یہ بہانہ کیا کہ ہماری تعمیرات ہو رہی ہیں اس لئے ملاقات مشکل ہے، مل نہیں سکتا۔ اس پر ایک جرنلسٹ نے اٹلی کے اخبار میں لکھا کہ چونکہ پوپ احمدیہ مسلم لیڈر سے ملنا نہیں چاہتا اس لئے اس کا محل کبھی مکمل نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: ورلڈ ریلیجنس کانفرنس لندن میں گلڈ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس میں مختلف مذاہب کے نمائندے آئے۔ عیسائی، کیتھولک چرچ، اسرائیل سے بھی آئے، دروز قوم کے بھی نمائندے تھے۔ اسی طرح ہندو اور دوسرے مذاہب کے تھے۔ دلائی لامہ کا پیغام پڑھا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: میں تو دلائی لامہ کو ملنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ شاید اس کا اپنا بیان ہے کہ میں آخری دلائی لامہ ہوں۔

پروفیسرز حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ان تمام مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔